

عہدے اور مجلسیں اور بیان اور قراردادیں اور پالیسیاں اور دورے اور استقبال اور پھولوں کے مارا اور دعوتیں اور استقبالیے امراضِ دل کا علاج نہیں ہیں۔

امراضِ دل کا علاج صرف یہ ہے کہ آدمی حالتِ دل کا جائزہ لے اور جو جو روگ لگ گئے ہوں یا جن جن جرائم کا حملہ ہو ان کو اچھی طرح سمجھے۔ اسے نمازہ ہونا چاہیے کہ وہ کس پستی اور کس گزنگی اور کس تاریکی اور کس ذلت سے دوچار ہے۔ وہ دیکھے کہ کن خواہشات نے خانہٴ دل پر قابو پار رکھا ہے۔ کون سے اذل جذبات اس میں گزنگی پھیلا رہے ہیں۔ کن کن انسانوں اور دوستوں اور رفیقوں کے لیے اس کے اندر زہر بھرا ہوا ہے۔ کن کن لازمی رشتوں اور رابطوں کو کاٹنے والی قینچیاں اس کے سینے میں نصب ہیں۔ کہاں کہاں اُس نے بے جا فاصلے بڑھا رکھے ہیں اور کدھر کدھر ناروا قرابتیں پیدا کر رکھی ہیں۔ کن دھڑے بندیوں میں وہ مبتلا ہے۔ کیسی کیسی محبتوں کو اُس نے دور دھکیل رکھا ہے۔ کن کن خیر خواہ محبوں کو اس نے دشمنی کے مقام پر جا کھڑا کیا ہے۔ کن دوستوں کو اپنے سینے سے چھٹانے کے بجائے اُس نے اپنے آپ سے دہلا رکھا ہے۔

اس طرح کے سوالات کو سامنے رکھ کر جب دل کا احتساب کیا جائے تو پھر حقائق سامنے آجاتے ہیں اور اپنی اصلاح کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

ماہِ رمضان ماہِ احتساب بھی ہے۔

اس مہینے میں جب کہ غولِ شیطانی کی یورش کم ہو جاتی ہے، ہمارے لیے آسان ہو جاتا ہے کہ ہم اپنے دل کی دنیا تک رسائی حاصل کریں۔ سحری کے وقت خلوتے معرہ کے وقت، افطار کے وقت اور تراویح کے وقت اپنا احتساب کرنا زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔

اس زمانے میں آدمی کو اپنے خلاف آپ ناقدا اور محاسبین جانا چاہیے۔ ان تمام زہریلے کانٹوں کو دل سے چُن چُن کر نکالنا چاہیے جو اسے جبار و مستکبر اور بیخوش و قنوط بنا رہے ہیں۔ اس مقدس مکان میں سے ہر ناپاک چیز کو نکال کر باہر پھینک دیجیے۔ اس میں جھاڑو دیجیے، چھڑکاؤ کیجیے اور آنسوؤں کے چراغ جلائیے۔

مومن کا دل ایمان والادل ہونا چاہیے جو عینیت کے احساس سے مالا مال ہو اور خدا

کی عبادت کے اخلاص مندانہ جذبے کے ساتھ مخلوقِ خدا کی ہر بہترین خدمت انجام دینے کے لیے تیار ہو۔

اس کام میں جہاں روزہ اور نماز سے مدد ملتی ہے وہاں قرآن کو شوق و رغبت کے ساتھ سمجھ کر پڑھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ انہیں اذکارِ مسنونہ کی کثرت بڑی مفید ہے۔ صدقہ و انفاق باعثِ برکت ہے۔ صدقہ کی یہ شکل خاص اہمیت رکھتی ہے کہ اپنے سے کمزور انسانوں تک آدمی چل کر جائے۔ ان کے احوال میں دلچسپی لے اور ان کے مصائب کے بوجھ کو ہلکا کرنے میں مدد دے۔ جس کسی کو دنیا والوں نے پستی میں ڈالا ہو اسے گلے سے لگا کر اٹھا کھڑا کرے اور احساسِ دلالتہ کہ تم اُونچے ہو اور ہر بلندی کو حاصل کر سکتے ہو۔

جو بھی گروہ بندیاں خالص حق کی بنیاد پر قائم نہ ہوں ان سے نجات حاصل کرے اور حق کی بنیاد پر قائم ہونے والی کسی بھی جماعت میں نہ گروپس پیدا کرے اور نہ ان میں شریک ہو۔ یہ منصوبے آدمی کو چھوڑ دینے چاہئیں کہ فلاں کو پیچھے دھکیلنا ہے اور فلاں کو آگے پہنچانا ہے اور فلاں اگر میری اسکیموں میں رکاوٹ بنے تو اس کا پتہ کاٹنا ہے۔ ایسے تمام فیصلے اللہ پر چھوڑ دے اور اپنے کام سے کام رکھے۔

جب آدمی اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچے کہ ذاتی وجوہ سے اسے نہ کسی کے خلاف نفرت و بیزاری ہو، نہ کسی کے خلاف کینہ و انتقام کا رجحان، نہ کسی کی بے جا حمایت اور نہ بے جا مخالفت کا جذبہ، نہ ناجائز طور پر حصولِ مفاد کی کوئی فکر، نہ دوسروں کے مقابلے میں کسی طرح کا احساسِ کبر و رعوت، نہ جماعتی بندیاں بنانے کی عادت اور نہ ان میں شریک ہونے کا شوق، نہ اقامتِ دین اور حصولِ رضائے الہی کے علاوہ کسی اور مقصد پر توجہ۔ تب یہ امکان ہے کہ آدمی کا قلب قلبِ سلیم بن سکے اور آخرت میں ذریعہٴ نجات و نجات ہو۔